بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

BADR - QADIAN

الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ مرزا غلام احمد | Reg No L CCLXXXVIII | مسیح وقت و مہدی ہم مجدد بر سراین

۲۷ رجب المرجب ۱۳۲۸ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۴ اگست ۱۹۱۰ء مطابق ۲۰ ساون سمت ۶۷

نمبر ۱۸

بھائیو! اگر قادیان آؤ گے تم | اڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | نور دینِ مصطفےٰ پاؤ گے تم

قطعہ تاریخ تولد فرزند نواب صاحب

شکر ایزد کہ شد از مقدم فرزند عزیز
رشکِ فردوس بریں خانۂ نواب کریم
دوحۂ طیبہ آورد برے کز اقبال
کردہ گل شانِ مسیح از چمنِ فیضِ عظیم ۱۹۱۰

ایضاً

مبارک مبارک بہ نواب ما باد
وجودِ سعیدے مسیحا نژادے
کہ منظورِ اسلام نبوی است مولد
زفضلِ ہزار یست عیسےٰ نہادے ۱۳۲۸

سٹ مراد بندہ از فضل ہزاری آنست کہ عدد ابجدے فضل (۹۱۰) می باشد چوں ازا با ہزار (۱۰۰۰) جمع یا منسوب و معدود سازند سال حال عیسوی (۱۹۱۰) کہ مولد مبارک است عیاں میگردد

محمد ابراہیم احمدی کراچی بندر۔

اطلاع

اس ہفتہ ضمیمہ تفسیر نہیں چھپ سکا کیونکہ پچھلا تین دن دیر سے شائع ہو سکا۔ غیر احمدی کے پیچھے نماز پڑھنے کے متعلق احباب کو اگر کوئی حوالہ حضرت اقدس کی کتاب سے یاد ہو۔ یا کوئی اعتراض ہو تو ضرور اطلاع دیں۔ تا اس مضمون پر سیر کن بحث ہو سکے۔

چٹھیاں

نئی چھپیں گی۔ جس صاحب کو اپنے پتہ میں کوئی تبدیلی کرانی ضروری ہو۔ مطلع فرماویں۔

سفر ملتان

جیسا کہ پچھلے اخبار میں اطلاع دی جا چکی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایک مقدمہ کی شہادت میں ملتان تشریف لے گئے۔ جہاں ایک دن شہادت کے واسطے قیام ہوا اور دوسرے دن وہاں کے بعض معززین کی درخواست پر حضرت نے ایک لیکچر دینے کے واسطے قیام فرمایا۔ یہ لیکچر انجمن اسلامیہ ملتان کے مدرسہ کے ہال میں ہوا۔ واپسی پر لاہور میں تین روز قیام رہا۔ اور گذشتہ اتوار کو صبح کے وقت حضرت صاحب نے ایک تقریر ایک پبلک جلسہ میں کی جو کہ احمدیہ بلڈنگس کے میدان میں منعقد کیا گیا تھا۔ اس سفر کی رپورٹ کا پہلا نمبر اس اخبار میں درج کیا گیا ہے اور ایسا ہی باقی باقی حصہ رپورٹ کا بھی چھاپا جائے گا۔ اور ہر دو لیکچر بھی لکھ لئے گئے ہیں۔ جو کہ انشاء اللہ تعالےٰ شائع کئے جاویں گے حضرت خلیفۃ المسیح بمعہ خدام ایتوار ۳۱ جولائی ۱۹۱۰ء کی شام کو قادیان پہنچ گئے۔ درس قرآن شریف حسب معمول جاری ہے۔ اور اہل بیت حضرت مسیح موعود بفضل الٰہی بخیر و عافیت ہیں۔

کفارہ ۳۰ر سنت احمدیہ ۴ر ظہور المسیح ۶ر
مجموعہ فتاوی احمدیہ ۱۲؍ معیار الصادقین ۳ر شہادۃ الفرقان ۱۲؍

ایسے خطوں کا کسطرح جواب دیا جا سکے

حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی کی ڈاک میں کئی ایک خطوط بیماروں کے ایسے آتے ہیں جنہیں اپنی بیماری اور علاج جاری کا ذکر کرتے ہوئے جلد جواب کے واسطے بڑی عاجزی کا اظہار ہوتا ہے۔ لیکن اخیر میں یا تو اپنا نام ایسی طرح لکھا ہوتا ہے جو پڑھا ہی نہ جاوے یا شہر و مقام ضلع و محلہ کا پتہ ندارد ہے اب ایسے خط کا جواب لکھا جاوے۔ تو کس طرح روانہ ہو پھر لطف یہ کہ بعض اصحاب جواب کے واسطے آدھ آنے کی ٹکٹ بھی روانہ کرتے ہیں اور پھر دوسرے خط میں شکایت کرتے ہیں کہ ہم نے ٹکٹ بھی روانہ کیا تھا۔ اور اپنا پتہ دوسرے خط میں بھی نہیں لکھتے۔ ایسا ہی ایک خط اس وقت ہمارے سامنے کسی صاحب ابوالحسن نام کیطرف سے ہے۔ جس کے متعلق ہم حیران ہیں۔ کہ جواب کس کو روانہ کریں۔ کاش کہ فرستندگان خطوط کو اس امر کا یقین ہو جاوے کہ ہر خط میں نام اور پتہ مفصل اور صاف حروف میں لکھنا بہت ضروری امر ہے۔

محمد صادق خادم ڈاک حضرت خلیفۃ المسیح

بقایا داران بدر

جنہوں نے وی پی واپس کر دئے ہیں مہربانی فرما کر اپنے طرز عمل پر نظر ثانی فرمائیں۔ اور جلد اپنے اپنے ذمے کا چندہ ادا کر دیں۔ خط و کتابت متعلقہ دفتر میں کسی کا نام نہیں لکھنا چاہئے بلکہ مینیجر یا اڈیٹر بدر۔

(بدر پریس قادیان دارالامان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق چھپکر شائع ہوا)

الشمس کی ظلمت افشانی

روافض کی شموس الفطرتی سے اسلام کو کچھ نقصان نہیں پہنچا کہ اب شیعہ سنی کے جھگڑوں کو تازہ کرنے کے لئے اس نئے رسالے نے جنم لیا ہے۔ آپنے ہزبر میدان مناظرہ مولانا عبد الکریم رضی اللہ عنہ کی لاجواب تصنیف کی تردید شروع کی ہے۔

میرے ایک دوست نے مجھے تحریک کی کہ اس کا جواب لکھوں۔ لیکن میں تو اس پر معمولی نوٹس لینے کی بھی کچھ ضرورت نہیں سمجھتا کیونکہ مولانا کی عبارت جو خصم نے برائے جواب نقل کی وہی اس بودی تحریر کا کافی جواب ہو سکتی ہے۔

چنانچہ دیکھئے یہ شخص کس بے باکی سے قرآن کریم کے نصوص بینہ کے صریحاً خلاف لکھتا ہے کہ یہ دنیا دار امتحان ہے غلبہ اور قوت ہمیشہ کفار فجار کو ملا کیا۔ اے نادان! یا عمداً حق پوش انسان سُن! قرآن مجید فرماتا ہے۔ کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی۔ ل قسم بمعن ثقیلہ۔ یعنے اللہ تعالیٰ نے فرض کر دیا ہے۔ کہ ضرور ضرور میں اور میرے فرستادے غالب رہیں گے اور تم کہتے ہو کہ غلبہ ہمیشہ کفار فجار کو ملا کیا۔ خدا تعالیٰ تو فرماتا ہے۔ لن یجعل اللہ للکافرین علی المومنین سبیلا۔ کہ کافروں کو مومنوں پر کوئی غلبہ نہیں اور تم کہتے ہو۔ کہ غلبہ کفار فجار کو ملا کیا۔ خدا تو ایک نبی کی دلیل حقیت فرماتا ہے۔ وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامہ۔ کہ اے عیسیٰ جو تیرے تابع ہوئے ان کو کفار پر غلبہ قیامت تک دے رکھونگا۔ اور تم کہتے ہو۔ کہ غلبہ و قوت ہمیشہ کفار و فجار کو ملا کیا۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے ان الارض یرثھا عبادی الصالحون۔ ارض اور پھر خاص اس ارض مبارک کے وارث میرے صالح بندے ہونگے اور تم کہتے ہو کہ غلبہ ہمیشہ کفار و فجار کو ملا کیا۔ خدا تعالیٰ تو فرماتا ہے۔ کہ ولقد سبقت کلمتنا لعبادنا المرسلین انھم لھم المنصورون وان جندنا لھم الغالبون۔ دیکھو البتہ تحقیق یہ بات ہمارے مرسل بندوں کے لئے تقدیر میں لکھی جا چکی ہے کہ تحقیق وہی البتہ وہی نصرت دئے جائیں گے۔ اور ہمارا لشکر ہی ہاں البتہ وہی غالب رہینگے۔ ذرا سبقت کلمتنا۔ انھم۔ لھم سان پر غور کرو۔ اور اپنے اس قول سے شرماؤ۔ کہ غلبہ ہمیشہ کفار فجار کو ملا کیا۔ اور سنو خدا نے فرمایا۔ کہ فان حزب اللہ لھم الغالبون کہ اللہ والوں ہی کو غلبہ حاصل ہوگا۔ اس لھم نے جو بات پیدا کی ہے اُسے اہل علم خوب سمجھتے ہیں اور آپ ہیں کہ غلبہ کفار فجار سے مخصوص کرتے ہیں۔ پھر سنو! خدا تعالیٰ فرماتا ہے ولِلّٰہ العزۃ ولرسولہ وللمومنین۔ غلبہ وعزت تو اللہ ہی کے لئے ہے۔ اور اس کے رسول کے لئے اور مومنوں کے لئے۔ اور آپ گل افشانی فرماتے ہیں کہ کفار وفجار کو غلبہ ملا سچ ہے ولکن المنافقین لایعلمون۔ پھر ایک اور آیۃ پیش کرتا ہوں۔ خدا نے فرمایا کہ ان الذین اٰمنوا وھاجروا وجاھدوا فی سبیل اللہ باموالھم وانفسھم اعظم درجۃ عند اللہ اولئک ھم الفائزون۔ کامیاب و غالب گروہ تو وہ ہے جو ایمان لایا اس پر قائم رہے ہجرت کی۔ خدا کی راہ میں مجاہدات کئے اپنے مالوں سے اپنی جانوں سے اور آپ کہتے ہیں غلبہ حق ہے کافر و فاجر کا کبرت کلمۃ تخرج من افواھھم ان یقولون الا کذبا۔ اس سے آگے آپ ایک صریح افترا پردازی کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ "صدہا جگہ لکھتے ہیں کہ میرے بعد میری اولاد جانشین ہوگی۔ کوئی اور اس بات کا حقدار نہیں ہے" چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد۔ آپ افترا کرتے ہیں بہتان باندھتے ہیں خدا سے نہیں ڈرتے اور کس جرأت سے صفحہ کا حوالہ بھی دیتے ہیں۔ مگر میں لعنۃ اللہ علے الکاذبین پڑھتا ہوا کہتا ہوں کہ ہزار روپیہ انعام لو۔ اگر یہ الفاظ تم الوصیت میں صفحہ ۷ پر دکھا دو۔ کہ "میرے بعد میری اولاد جانشین ہوگی۔ کوئی اور اس بات کا حقدار نہیں ہے" میں بار بار حیران ہوتا ہوں کہ یہ شخص کس قدر دلیر ہے کہ صفحہ کا حوالہ دیتا ہے۔ انور ٹڈ کا ماز ڈالتا ہے جو غیر کی عبارت مقتبسہ کا نشان ہے اور جب ہم کتاب کھولتے ہیں۔ تو اسمیں یہ لفظ بالکل نہیں پاتے کیا ایسے ہی امانت دار شیعہ کی تحریر پر سامانہ کے علاقہ کے شیعہ اس رسالہ پر نازاں ہیں؟ وہ ذرا یہ حوالہ تو نکالدیں۔ پھر غضب یہ ہے کہ "تم میری وصیت کو نہ بھولنا اور میری اولاد ہی کو جانشین بنانا اور اسکی اصلی آنیوالی عظمت اور وقت کو ذہن نشین رکھنا" پر پھر نشان ڈالتا ہو اور لکھتا ہے۔ "یہ تحریر مرزا صاحب کی اپنے رسالہ الوصیت میں" اے دشمن حق خدا سے ڈر۔ یہ تقیہ کا موقعہ بھی نہیں جھوٹ تو دنیا کے کسی مذہب میں جائز نہیں کیوں وہ بات کہتا ہے۔ جو مرزا صاحب نے نہیں کی وہاں تو صاف لکھا ہے اور چاہیئے کہ جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہیں میرے نام پر میرے بعد لوگوں سے بیعت لیں ہاں آپنے ایک شخص کی اپنی ذریت سے مامور من اللہ ہونے کی خبر دی ہے اور اس کے ماننے کا حکم بھی بلحاظ ذریت نہیں دیا بلکہ اس لئے کہ خدا اسے اپنے قرب و وحی سے مخصوص کریگا (۳) اس قسم کی افترا پردازی کرتے ہوئے آپ مولوی عبد الکریم صاحب کی اس دلیل پر جرح کرتے ہیں۔

"خدا کا کلام اور اس کے ضمن میں خدا کا کام استخلاف کے وعدہ میں یوں پورا ہوا"

کہ اس سے معلوم ہوتا ہے جو ہوا وہی حق ہے۔ یہ اصل صحیح ہے۔ تب تو شرک۔ سرقہ۔ زنا وغیرہ سب خدا کی طرف سے ہے۔ اس پر آپ جبر و اختیار کی بحث لے بیٹھے ہیں۔ جو رسالہ نیر ریویو میں ممکن نہیں ہو سکی۔

یہ ایک بھاری مغالطہ ہے جو الشمس کے ایڈیٹر نے دینا چاہا ہے دنیا میں اگر شرک ہوتا ہے یا چوری یا سرقہ تو خدا کا کلام اسکی تائید نہیں کرتا۔ مگر استخلاف کا وعدہ تو خدا کے کلام میں ہے جس سے ثابت ہے کہ امر استخلاف خدا نے اپنے ہاتھ میں لیا اور پھر جو خلیفہ ہوا وہ خدا کے منشاء کی ماتحت ہوا۔ آپنے نہ تو "اس کے ضمن میں" کا لحاظ کیا اور نہ یہ دیکھا کہ خدا کے کام کے ساتھ ہی خدا کے کلام کا ذکر ہے۔

پس آپ کی تمام جرح اور جبر کی بحث بالکل فضول ہے کیونکہ مولانا تو آیت الاستخلاف پیش کر کے بتلاتے ہیں کہ ایک طرف خدا وعدہ فرماتا ہے۔ کہ جو ایمان و صالح الاعمال ہونے میں سب سے اعلیٰ ہیں وہ خلیفے ہونگے۔ اور دوسری طرف خدا کا فعل حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ و حضرت عثمانؓ کی خلافت راشدہ کی تصدیق فرماتا ہے۔ اور آپ شرک و زنا و سرقہ کی مثال دیتے ہیں۔ جسکی تائید کلام الٰہی نہیں فرماتا۔ پھر آپ اعتراض کرتے ہیں کہ یزید بھی پھر خلیفہ ثابت ہوگا۔ میں کہتا ہوں کہ تم خود مانتے ہو۔ کہ یزید فاسق و فاجر تھا اور خلافت کا وعدہ مومن و صالح الاعمال سے ہے پس وہ تو حسب تسلیم تمہارے خود ہی خلافت سے نکل گیا۔ پھر خلافت حقہ کے نشانات فرمائے کہ لیمکنن لھم دینھم الذی ارتضیٰ لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا۔ اور خود خلفاء کی ذات کے متعلق فرمایا۔ کہ یعبدوننی ولا یشرکون بی شیئاً۔ جس سے آپ لوگوں کے تمام اعتراضات ہبا منثورا ہو جاتے ہیں کیونکہ یہ تمام نشانات شیخین کی خلافت میں پائے جاتے ہیں۔ ہاں حضرت علیؓ کے متعلق خصم اعتراض کر سکتا ہے۔ مگر اس کا جواب ہم سے زیادہ شیعوں کے ذمے ہے۔ فی الحال اسی قدر کافی ہے۔

ضرورت

بدر میں ایک پریسمین کی ضرورت ہے جو ڈبل پتھر چھاپ سکے۔

نیز ایک کاتب کی ضرورت ہے۔ جو فارسی اور عربی ہر دو خط عمدہ لکھ سکے اور سنگسازی کے کام سے بھی واقف ہو تو بہتر ہے۔

ایڈیٹوریل نوٹس

ہم کیون غیر احمدی کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے

۲

گذشتہ سے پیوستہ

اب مین حضرت اقدس مسیح موعود کے ان الفاظ کو اسجگہ نقل کرتا ہون ۔ جو حضور علیہ السلام نے حقیقۃ الوحی مین لکھے ہین اور نیز آپکی ڈائری کی ذیل مین ایک جگہ بدر مین درج کئے گئے ہین ۔

الجواب ۔ یہ عجیب بات ہے کہ آپ کافر کہنے والے اور نہ ماننے والے کو دو قسم کے انسان ٹھیرا تے ہین ۔ حالانکہ خدا کے نزدیک ایک ہی قسم ہے کیونکہ جو شخص مجھے نہین مانتا وہ اسی وجہ سے نہین مانتا کہ وہ مجھے مفتری قرار دیتا ہے ۔ مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ خدا پر افترا کرنے والا سب کافرون سے بڑھ کر کافر ہے ۔ جیساکہ فرماتا ہے ۔ ومن اظلم ممن افترٰی علی اللّٰہ کذبًا او کذب بآیاتہٖ ۔ یعنی بڑے کافر دو ہی ہین ایک خدا پر افترا کرنے والا ۔ دوسرا خدا کی کلام کی تکذیب کرنیوالا ۔ پس جبکہ مینے ایک مکذب کے نزدیک خدا پر افترا کیا ہے اس صورت مین نہ مین صرف کافر بلکہ بڑا کافر ہوا اور اگر مین مفتری نہین تو بلاشبہ وہ کفر اس پر پڑیگا ۔ جیساکہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت مین خود فرمایا ہے ۔ علاوہ اس کے جو مجھے نہین مانتا وہ خدا اور رسول کو بھی نہین مانتا کیونکہ میری نسبت خدا اور رسول کی پیشگوئی موجود ہے یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر دی تھی کہ آخری زمانہ مین میری اُمت میں سے ہی مسیح موعود آئیگا ۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی خبر دی تھی کہ مین معراج کی رات مین مسیح ابن مریم کو اُن نبیون مین دیکھ آیا ہون جو اس دنیا سے گذر گئے ہین اور یحییٰ شہید کے پاس دوسرے آسمان مین انکو دیکھا ہے اور خدا تعالیٰ نے قرآن مجید مین خبر دی کہ مسیح ابن مریم فوت ہوگیا ہے اور خدا نے میری سچائی کی گواہی کے لئے تین لاکھ سے زیادہ آسمانی نشان ظاہر کئے اور آسمان پر کسوف و خسوف رمضان مین ہوا ۔ اب جو شخص خدا اور رسول کے بیان کو نہین مانتا اور قرآن شریف کی تکذیب کرتا ہے ۔ اور عمداً خدا تعالیٰ کے نشانون کو رد کرتا ہے ۔ اور مجھ کو باوجود صدہا نشانون کے مفتری ٹھہراتا ہے ۔ تو وہ مومن کیونکر ہو سکتا ہے ۔ اور اگر وہ مومن ہے تو مین بوجہ افترا کرنے کے کافر ٹھہرا کیونکہ مین ان کی نظر مین مفتری ہون ۔ اور اللہ تعالیٰ قرآن شریف مین فرماتا ہے ۔ قالت الاعراب اٰمنّا قل لم تؤمنوا ولٰکن قولوا اسلمنا ۔ ولما یدخل الایمان فی قلوبکم ۔ یعنے عرب کے دیہاتی کہتے ہین کہ ہم ایمان لائے ان سے کہ دو کہ تم ایمان نہین لائے ۔ ہان یون کہو کہ ہم نے اطاعت اختیار کرلی ہے ۔ اور ایمان ابھی تمہارے دلون مین داخل نہین ہوا ۔ پس جبکہ خدا اطاعت کرنیوالون کا نام مومن نہین رکھتا ۔ پھر وہ لوگ خدا کے نزدیک کیونکر مومن ہو سکتے ہین ۔ جو کھلے کھلے طور پر خدا کے کلام کی تکذیب کرتے ہین اور خدا تعالیٰ کے ہزارہا نشان دیکھ کر جو زمین اور آسمان مین ظاہر ہوئے ۔ پھر بھی میری تکذیب سے باز نہین آتے ۔ وہ خود اس بات کا اقرار رکھتے ہین کہ اگر مین مفتری نہین اور مومن ہون تو اس صورت مین وہ میری تکذیب اور تکفیر کے بعد کافر ہوئے اور مجھے کافر ٹھہرا کر اپنے کفر پر مُہر لگا دی ۔ یہ ایک شریعت کا مسئلہ ہے کہ مومن کو کافر کہنے والا آخر کافر ہو جاتا ہے ۔ پھر جبکہ قریباً دو سو مولوی نے مجھے کافر ٹھہرایا اور میرے پر کفر کا فتوےٰ لکھا گیا اور انہین کے فتوے سے یہ بات ثابت ہے کہ مومن کو کافر کہنے والا کافر ہو جاتا ہے اور کافر کو مومن کہنے والا بھی کافر ہو جاتا ہے ۔ تو اب اس بات کا سہل علاج ہے ۔ کہ اگر دوسرے لوگون مین تخم دیانت اور ایمان ہے اور وہ منافق نہین ہین تو ان کو چاہیئے کہ ان مولویون کے بارے مین ایک لمبا اشتہار ہر ایک مولوی کے نام کی تصریح سے شائع کر دین کہ یہ سب کافر ہین کیونکہ انہون نے ایک مسلمان کو کافر بنایا تب مین انکو مسلمان سمجھ لونگا ۔ بشرطیکہ ان مین کوئی نفاق کا شبہ نہ پایا جاوے اور خدا کے لئے کھلے کھلے معجزات کی مکذّب نہون ورنہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔ ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار ۔ یعنے منافق دوزخ کے نیچے کے طبقے مین ڈالے جاوینگے ۔ اور حدیث شریف مین یہ بھی آیا ہے کہ مازنا زانٍ وھو مؤمن وما سرق سارق وھو مؤمن ۔ یعنی کوئی زانی زنا کی حالت مین اور کوئی چور چوری کی حالت مین مومن نہین ہوتا پھر منافق نفاق کی حالت مین کیونکر مومن ہو سکتا ہے ۔ اگر یہ مسئلہ صحیح نہین ہے کہ کسی کو کافر کہنے سے انسان خود کافر ہو جاتا ہے ۔ تو اپنے مولویون کا فتوےٰ مجھے دکھلا دین ۔ مین قبول کر لونگا اور اگر کافر ہو جاتا ہے تو دو سو مولوی کے کفر کی نسبت نام بنام ایک اشتہار شائع کر دین ۔ بعد اس کے حرام ہوگا کہ مین ان کے اسلام مین شک کرون ۔ بشرطیکہ کوئی نفاق کی سیرۃ انمین نہ پائی جائے ✣ ۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۳ ۔ ۱۶۴ ۔ ۱۶۵)

اس شخص نے کہا کہ جو کافر نہین کہتے انکے ساتھ نماز پڑھنے مین کیا حرج ہے فرمایا لایلدغ المومن من جحر واحد مرتین ۔ ہم خوب آزما چکے ہین کہ ایسے لوگ دراصل منافق ہوتے ہین انکا حال ہے واذا لقوا الذین اٰمنوا قالوا اٰمنا واذا خلوا الٰی شیاطینہم قالوا انا معکم انما نحن مستہزءون یعنی سامنے تو کہتے ہین کہ ہماری تمہارے ساتھ کوئی مخالفت نہین مگر جب اپنے لوگون سے مخلی بالطبع ہوتے ہین تو کہتے ہین ہم ان سے استہزا کر رہے تھے ۔ پس ۔ ۔ ۔ ۔ یہ لوگ ایک اشتہار دین کہ ہم سلسلہ احمدیہ کے لوگون کو مومن سمجھتے ہین بلکہ انکو کافر کہنے والون کو کافر سمجھتے ہین تو مین آج ہی اپنی جماعت کو حکم دیدیتا ہون کہ وہ ان کے ساتھ ملکر نماز پڑھ لین ۔ ہم سچائی کے پابند ہین آپ ہمین شریعت اسلام سے باہر مجبور نہین کر سکتے جب اسمین یہ بالاتفاق مسلمہ مسئلہ ہے کہ مومن کو کافر کہنے والا خود کافر ہے تو ہم انہین کس طرح مسلمان کہین اور ان مکفرین اہل حق کو کافر نہ جانین ہم کس طرح سمجھین کہ وہ سچے مسلمان ہین جب انکے دلون مین نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول کی عظمت نہین ہے حالانکہ ہر مسلمان پر فرض ہے کہ وہ اپنے سید و مولیٰ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول کا پاس کرے اور جو کچھ انھون نے فرمایا اُسی کے مطابق عقیدہ رکھے ۔

اس پر اس شخص نے پھر یکرر یہی کہا آپنے پھر بالتفصیل سمجھایا کہ دیکھو پہلے آپ ملان لوگون سے پوچھ تو دیکھین کہ وہ ہمین کیا سمجھتے ہین وہ تو کہتے ہین کہ یہ ایسا کافر ہے کہ یہود و نصاریٰ سے بھی اس کا کفر بڑھ کر ہے پس جیساکہ یوسف علیہ السلام کو جب مخلصی کا پیغام پہنچا تو آپنے فرمایا پہلے ان سے یہ تو پوچھو کہ میرا قصور کیا ہے آپ صلح سے پہلے یہ تو پوچھئے کہ ہم کفر کی کونسی بات کے ہم تو جو کچھ کرتے ہین جو کہتے ہین سب مین آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت جلال و عزت کا اظہار موجود ہے ۔ قرآن مجید مین ہے فمنہم ظالم لنفسہ ومنہم مقتصد ومنہم سابق بالخیرات ۔ ہم تو تینون طبقون کے لوگون کو مسلمان کہتے ہین مگر انکو کیا کہین کہ جو مومن کو کافر کہین جو ہمین کافر نہین کہتے ہم انھین بھی اسوقت تک ان کے ساتھ نہین سمجھین گے جب تک کہ وہ ان سے اپنے الگ ہونے کا اعلان بذریعہ اشتہار نہ کرین اور ساتھ ہی نام بنام یہ نہ لکھین کہ ہم ان مکفرین کو بموجب حدیث صحیح کافر سمجھتے ہین ۔ (اخبار بدر ۔ ۱۵ ۔ مئی ۱۹۰۸ء) باقیدارد

✣ ظالم سے مراد اس جگہ کافر ہے اس پر قرینہ یہ ہے کہ مفتری کے مقابل پر مکذب کتاب اللہ کو ظالم ٹھہرایا ہے اور بلاشبہ وہ شخص جو خدا تعالیٰ کے کلام کی تکذیب کرتا ہے کافر ہے سو جو شخص مجھے نہین مانتا وہ مجھے مفتری قرار دیکر مجھے کافر ٹھہراتا ہے اسلئے میری تکفیر کی وجہ سے آپ کافر بنتا ہے ۔ منہ

✣ جیساکہ مینے بیان کیا کافر کو مومن قرار دینے سے انسان کافر ہو جاتا ہے کیونکہ جو شخص درحقیقت کافر ہے وہ اس کے کفر کی نفی کرتا ہے اور مین دیکھتا ہون کہ جسقدر لوگ میرے پر ایمان نہین لاتے وہ سب کے سب ایسے ہین کہ ان تمام لوگونکو وہ مومن جانتے ہین جنہون نے مجھ کو کافر ٹھہرایا پس مین اب بھی اہل قبلہ کو کافر نہین کہتا لیکن جن مین خود انہین کے ہاتھ سے ایک وجہ کفر کی پیدا ہوگئی ہے ان کو کیونکر مومن کہہ سکتا ہون ۔ منہ

البدر ۔ مورخہ ۴ ۔ اگست ۱۹۱۰ء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سفر ملتان

(بٹالہ مورخہ ۲۵ ۔ جولائی ۱۹۱۰ء صبح)

حمد سب شکر و حمد اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو اپنی عاجز مخلوق کی ہر دم راہنمائی کرتا ہے اور جو اسکی راہ کی تلاش میں نکلتا ہے اسے راہ دکھاتا ہے کہ وہ سب سے بڑھکر رحم کرنیوالا اور سب سے زیادہ کرم کرنیوالا ہے اس نے اپنے فضل سے محمدؐ سا رسول اور احمدؑ سا نائب رسول اور پھر نور الدین سا خلیفۃ المہدی ہمیں عطا فرمایا ۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہم و بارک وسلم

بٹالے میں کیوں گذشتہ ہفتہ کے اخبار میں احباب نے یہ نوٹ پڑا ہو گا ۔ کہ حضرت خلیفۃ المہدی والمسیح ایک شہادت کی تقریب پر ملتان تشریف لیگئے ہیں اور عاجز راقم ایڈیٹر بدر بھی حضور کے ہمرکاب گیا ہے سو یہ بات ٹھیک ہو گر شامت اعمال سے یہ ہمرکابی عاجز کو تا حال قادیان سے لیکر صرف نہر تک حاصل ہو سکی ۔ بعد اس کے اسوقت جب کہ میں یہ مضمون لکھ رہا ہوں ۔ حضرۃ خلیفۃ المہدی والمسیح ایدہ اللہ تعالیٰ غالباً راستہ لاہور سے گذر ملتان کی گاڑی میں سوار ہو چکے ہونگے لیکن عاجز رات بٹالہ میں رہا اور اب لاہور جانیوالی گاڑی کے انتظار میں ہے ۔ جب کہ یہ مضمون سفر لکھنا شروع کیا ہے ۔

ایڈیٹر مضمون سفر ہی لکھتا ہے اس وقت مجھے علاقہ سرگودہا کے ایک دوست یاد آئے ہیں جنھوں نے چند روز ہوئے ۔ مجھے ملامت کی تھی کہ تم نامہ نگاروں کے مضامین سے اخبار بھر دیتے ہو اور اپنا کوئی مضمون نہیں لکھتے سوائے اس کے کہ کوئی سفر نامہ ہو ۔ سو اس وقت بھی میں ایک سفر نامہ لکھنے بیٹھا ہوں اسواسطے مجھے ان کی بات یاد آئی ۔ اڈیٹر کی پوزیشن بھی عجیب ہے ۔ ایک طرف تو نامہ نگاروں کی ناراضگی کے خطوط آرہے ہیں ۔ کہ تم ہمارے مضامین درج کیوں نہیں کرتے ۔ اور دوسری طرف یہ خط آرہے ہیں کہ نامہ نگاروں کے مضامین درج ہی کیوں کئے جاتے ہیں ۔ کل ہی ایک دوست کا خط آیا ۔ وہ فرماتے ہیں ۔ مضمون تو میرا بہت اعلےٰ ہے ۔ مگر افسوس ہے کہ ایک غریب کا لکھا ہوا ..... اگر خواجہ صاحب کا لکھا ہوا ہوتا تو آپ ضرور درج اخبار فرماتے یہ صرف ایک نمونہ میں نے پیش کیا ہے ۔ اور جب اس قسم کے بہت متضاد مضامین کے خطوط اڈیٹر کو پڑھنے پڑتے ہیں تو اس کا کیا حال ہونا چاہیئے ۔ پھر اڈیٹر بھی وہ جو ساتھ ہی اخبار کا منیجر بھی ہو ۔ اور ضرورت پڑے پر محرری اور پیکری بھی خود کرے اور سب سے بڑھکر یہ کہ خریداروں کی ایک معقول تعداد آئے ایسی ملی ہو جو پیشگی قیمت نہ دے اور منیجر اخبار سے یہ توقع رکھے کہ وہ اپنے پاس سے کاغذ ۔ ٹکٹ ۔ تنخواہ ملازمین ہر چیز مہیا کرے ۔ اور ہم کو اخبار حساب کر روانہ کرتا رہے اور جب اخبار کیواسطے وی پی کیا جاوے تو وی پی واپس کردے اسوقت اس سال بدر کا نو ماہ سے زائد عرصہ گذر گیا ہے کوئی تین ہزار روپے کے قریب خریداروں کے نام بقایا ہے جو وی پی اس ماہ میں کئے گئے تھے ان میں سے ۲۰ فیصدی واپس آگئے اور خریداروں کے وقت پر قیمت ادا نہ کرنے کے سبب بعض دفعہ اخبار کی مالی حالت ایسی ہو جاتی ہے کہ منیجر کے سامنے جب ملازمین جمع ہوتے ہیں اور وہ فوری اطلاع دیتا ہو کہ کاغذ ختم ہو گیا ہے اور اسسٹنٹ خبر لاتا ہو کہ اخبار کی روانگی کیواسطے ٹکٹ نہیں ہیں تو منیجر کی وہی حالت ہوتی ہو ۔ کہ

چہ خورد بامداد فرزندم

ایسی حالتیں اڈیٹر صاحب مضمون لکھنے کے کہاں تک لائق ہوتے ہیں ناظرین خود ہی انصاف فرمائیں اس میں شک نہیں کہ جو دوست وقت پر قیمت ادا کر دیتے ہیں ان کا حق ہے کہ ان کو وقت پر اخبار دیا جاتے مگر یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ جو معاملات ساری قوم کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں ۔ ان کے نفع نقصان سے ساری قوم کو حصہ لینا پڑتا ہے ۔

خیر یہ تو ایک جملہ معترضہ درمیان میں آگیا ۔ میں اس پر انشاء اللہ عنقریب ایک مفصل مضمون الگ کہوں گا ۔ اسوقت اتنا عرض کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ جو احباب اس وقت اور تکلیف میں ہمارے ساتھ ہمدردی نہیں کر سکتے اور مالی یا دیگر مشکلات کے سبب بعض دفعہ اگر اخبار وقت پر نہیں نکل سکتا تو ان کے گمان میں ایسا ہو کہ اسٹاف کی بددیانتی کا نتیجہ ہے انہیں چاہیئے کہ وہ اخبار کو بند کر دیں اور خواہ مخواہ اپنے آپ کو رنج میں نہ ڈالیں ۔ ہاں دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اخبار کو ان مشکلات سے نکالے اور بدر کے اسٹاف کی اصلاح کر دے یہاں تک کہ اخبار پھر اس قابل ہو جائے کہ اس کا اجراء ان کیواسطے موجب راحت ہو نہ کہ موجب رنج اور دکھ ۔

آگے پیچھے رہ گیا میں اوپر لکھ چکا ہوں کہ نہر تک ہم حضرت خلیفۃ المسیح کے ساتھ ساتھ تھے* وہاں سے الگ ہونے کی تفصیل یہ ہے کہ قادیان سے جب ہم چلے تو ایک ٹانگہ پر حضرت صاحب ۔ مولوی محمد علی صاحب اور عزیز عبد الحی تھے ۔ دوسرے ٹانگے پر

---

* معاف فرمائیے بات میں بات کرتا ہوں آپ تو جناب امیر کے ہمرکاب ہو لئے مگر اسوقت مہاجرین کے قلوب کی کیا کیفیت تھی اس کا اندازہ آپ نہیں کر سکتے شاید یہ تکلم کسی قدر ترجمانی کر سکے

ناتواں جسم کو پابندِ سلاسل باندھا ۔ دل بے تاب کو اک طائر بسمل باندھا
رنجِ فرقت کا یہ مضمون بمشکل باندھا ۔ "جب بتقریب سفر یار نے محمل باندھا
تپش شوق نے ہر ذرہ پر اک دل باندھا"

جانتا ہوں کہ نہیں ہے سفر دور و دراز ۔ خود بخود پھر بھی ہوا جاتا ہی کیوں سینہ گداز
مضطرب دیکھ کے سب کو مجھے آئی آواز ۔ "اہل بینش نے بحیرت کدۂ شوخی ناز
جوہر آئنہ کو طائر بسمل باندھا"

صدف حلقۂ الطاف کا نیساں مانگا ۔ چشم نے از پئے نظارہ گلستاں مانگا
وحشت دل نے گر دشت و بیاباں مانگا ۔ "یاس و امید نے یک عربدہ میداں مانگا
عجز ہمت نے طلسم دل سائل باندھا"

پر پرواز نہیں ورنہ میں پہنچوں افسوس ۔ حال کوتاہی قسمت نے کیا یوں افسوس
نہ ہوا مجھ سے کوئی نالۂ موزوں افسوس ۔ "نہ بندھا تشنگی شوق کا مضمون افسوس
گرچہ دل کھول کے دریا کو بھی ساحل باندھا"

(۲) یہ بات بھی قابل نوٹ ہے ۔ ایک مخلص نے عرض کیا تھا کہ پچھلے پہر سخت دھوپ و گرمی ہوگی اس لئے صبح سویرے روانہ ہوں ۔ مگر چونکہ مرشد برحق کو ایک گھنٹہ بھی قادیان سے بغیر کسی سخت مجبوری کے باہر رہنا گوارا نہیں اس لئے آپ نے انکار کیا اللہ تعالیٰ اس ایثار کے بدلے میں باوجودیکہ بارہ بجے کڑکڑاتی دھوپ تھی ہم پر یکدم ابر کر دیا ۔ ظللنا علیکم الغمام کے معنے سمجھ میں آئے یہ میرے [illegible] کرامت ہے حضرت نبی کریم پر بھی بادل سایہ کرتا ۔ جناب مسیح موعود کو بھی ایسا واقعہ پیش آیا ۔ پھر ان کے خلیفے سے یہ معاملہ کیوں نہ ہو ۔

شیخ جان محمد صاحب وزیر آبادی - بابو جان محمد صاحب ڈیٹرکٹ اسسٹنٹ ساکن لودیانہ - برادر فخر الدین صاحب ملتانی و برادر مرزا عبد الغنی صاحب تھے ایک تیسرا اکہ تہا جس پر حکیم محمد عمر صاحب بمبئی کے ایک معزز مہمان اور یہ عاجز سوار تھے - نہر پر اتر کر حکیم محمد عمر صاحب نے حضرت کی خدمت میں عرض کیا کہ اب تو ہم ضرور جلدی اتنی دیر میں پہونچ جائینگے - حضرت نے فرمایا کہ ایسا دعوے نہیں چاہیئے - نتیجہ یہ ہوا کہ وہان سے جب روانگی ہوئی تو ٹانگہ اور اکہ آگے نکل گئے اور ہمارا اکہ پیچھے رہ گیا - اور گھوڑے نے ایسا آہستہ قدم اختیار کیا کہ گویا ریل پر پہونچنا یا پہونچانا جانتا ہی نہیں - اور اس نے اپنی زبان حال سے چند نصائح مجھے کین - جو سب تو قابل ذکر نہیں - مگر ان میں سے بعض کا اندراج اس جگہ دلچسپی سے خالی نہ ہوگا -

ایک جانور سے نصیحت مین نے کہا تو جانتا نہیں کہ ہم حضرت خلیفۃ المسیح کی ہمرکابی کا فخر حاصل کرنے کیلئے خان دان سے الگ ہوئے ہیں - سفر کی صعوبت کو برداشت کیا ہے اور اب تو ہمیں پیچھے رکھتا ہے -

وہ بولا - خلیفۃ المہدی و المسیح کی ہمرکابی سبحان اللہ - ذرا دریا سے مونہہ دہو آؤ -

مین نے کہا - تو بڑا گستاخ ہے - دریا سے مونہہ دہونا مجھے بتلاتا ہے - جانتا نہیں کہ مین کون ہوں - مین حضرت مامور من اللہ مسیح موعود و مہدی معہود کا غلام ہوں -

وہ بولا - یہ عقل اور اتنا بڑا دعویٰ کیا اپنے نفس کی خواہش کے ساتھ ملتان جانے کی درخواست پیش کرنا تیرے واسطے جائز تھا - کیا تو اتنا صبر نہ کر سکتا تھا کہ حضور خود تجھے حکم دیتے اور حکم کے ماتحت ہو کر تو ساتھ جاتا جتنی آمیزش خواہش کی تہی - اب تو اتنا پیچھے رہ - مین نے تو ایک معرفت کا کلمہ بولا ہے اور تو اس کا نام گستاخی رکھتا ہے - دریا کا پانی دراصل آسمانی پانی ہوتا ہے جو بصورت برف پہاڑ پر گرا تہا - اور اب پگھل کر تمہارے ملک مین آرہا ہے کہ مردہ زمین کو زندہ کرے اس کہاوت مین تو ایک عجیب نصیحت ہے کہ جو شخص قرب چاہتا ہے اسے چاہیئے - کہ آسمانی برکات سے فیض حاصل کر کے اپنی کثافتوں اور میلوں کو دہو ڈالے اور پاک صاف ہو جائے تب اسے قرب حاصل ہوگا - وضو میں یہی معرفت ہے کہ آدمی ہاتھ منہ دہو کر جب بظاہر پاکیزگی حاصل کرتا ہے تب اس قرب الٰہی کے حصول کے لائق ہوتا ہے جس کا نام نماز ہے اور جسے مؤمن کا معراج کہا گیا ہے - کیا منہ دہونے کے بغیر کوئی نماز مین کھڑا ہو سکتا ہے - پھر میرا یہ کہنا کہ پہلے مونہہ دہو لو - کیونکر داخل گستاخی ہو سکتا ہے - میرا تو یہ منشا ہے کہ پہلے اپنی کمزوریوں کو دور کرو - گناہوں کی میل کو صاف کرو - پہر اپنے تئین اس قابل سمجھو کہ اس قرب کو حاصل کر سکو -

مین نے کہا - تم آج سست کیوں ہو گئے کہ تم سے چلا ہی نہیں جاتا -

وہ بولا - یہ تمہاری ہی سستیوں کا نتیجہ ہے اسی کا پرتو مجھ پر پڑ رہا ہے - تم سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر قادیان جا بیٹھے - دنیا کے دہندوں سے بھی علاقہ توڑا اور پھر بھی چست نہ ہوئے - تو مین تمہیں اپنے اکے پر سوار دیکھ کر کیوں کر چست ہو سکتا ہوں -

مین نے کہا - اگر تو ایسا ہی سست یا تھکا ماندہ تہا تو تمہارے آقا نے کیوں تجھے ہمارے واسطے کرایہ پر دیا -

وہ بولا - اس بے زبان غلام کا آقا ایسا ہی نالائق ہے جیسا کہ تم اپنے مقدس آقا کے نالائق غلام ہو ہر ایک کام کو ہاتھ ڈالتے ہو اور کسی کو مکمل نہیں کر سکتے - حضرت کی ڈاک کا کام اور اخبار کا کام تو نبہتا نہیں اور صدر انجمن کے محاسب بن بیٹھے ان کو ادہورا رکھا اور ولایت کو تبلیغ کی چٹھیاں لکھنے بیٹھ گئے - وہ بھی کام مکمل نہ ہوا اور بہت سے دوست ناراض کہ خطوط کے جواب لکھنے اور ان کی فرمائشوں کی تعمیلوں مین مصروف ہو گئے ان مین سے کسی کا بھی حق ادا نہ ہوا اور غیر زبانیں پڑھنے کا آپ کو شوق چرایا - وہ بھی ناقص رہا - تو ایک دو شاگرد بنا کر انہیں پڑہانے لگے استاد کو کیا آتا تھا جو شاگرد کسی لائق ہو جاتا کچھ بھی نہ بنا تو دورے کی سوجھی - لگے وعظ کرنے اور اخبار کے واسطے خریدار بنانے اس کام کو بھی پورا نہ کیا - دو تین ماہ پھر پھرا کر واپس گھر میں آ بیٹھے نہ ادھر کے رہے نہ اودھر کے ہوئے - سو جو تمہارا حال ہے وہی حال میرے آقا نائے نابکار کا ہے - صبح سانیاں سے بٹالہ لے گیا وہان سے سری گوبند پورے گیا وہان سے واپس بٹالہ لے گیا بٹالہ سے پہر قادیان لے گیا - اب چند پیسوں کی خاطر تمہیں چڑہا لایا ہے - بتاؤ مین کروں تو کیا کروں ایک جان کہاں تک محنت اُٹھائے - دانا کا کام ہے کہ یک در گیر محکم گیر - مگر مورکھ کو کون سمجھائے

مین نے کہا - دیکھ تجھے لاٹھی پر لاٹھی پڑتی ہے - اور اس قدر زخمی ہو رہا ہے مگر تجھے نصیحت نہیں آتی اور تو اپنی سست چال کو نہیں چھوڑتا -

وہ بولا - خدا کی طرف سے تو یہ لاٹھیاں سب کو پڑتی ہیں - ہر ایک کو اس کے گناہوں کے سبب تنبیہ کی جاتی ہے - سال میں ایک بار یا زیادہ سب پر تنبیہ کا کوڑا پڑتا ہے اور آزمائش آتی ہے - پر کہاں لوگ سمجھتے ہیں - کیا تم پر جو آزمائشیں آئیں - تم نے ان سے فائدہ اٹھایا - جو آج مجھے نشانہ ملامت کرو -

مین نے کہا - دیکھ مین تو اکے پر سے اتر ہی پڑا ہوں حکیم محمد عمر صاحب صرف اکیلے ہی ہیں باگ پیچھے سے اکے کو دہکا دے کر چلا رہے ہیں اس قدر تجھے امداد دیگئی پہر بھی تو آگے قدم نہیں کرتا -

وہ بولا - مین تو پہر بھی چل رہا ہوں - قادیان سے یہان تک آیا اور ہر قدم کچھ نہ کچھ آگے ہی ہے تم تو بتلاؤ کہ خدا کا مسیح دنیا مین آیا اس نے اپنی دردناک دعاؤں کے ساتھ آسمانی برکات کے میووں کی ڈالیں کھینچ کر زمین پر پہونچا دیں تم نے کتنا فائدہ اٹھایا ہے سلوک کی دشوار گذار راہوں کو اس نے صاف کر کے سیدہی سڑکیں بنا دیں اور اس پر نور الدین کی لال ٹین نصب کر دی - پہر تو نے اس سڑک پر کہاں تک آگے قدم مارا -

اس کے سوائے اور بھی کچھ نصائح حاصل ہوئیں مگر سب کا ذکر مناسب نہیں -

گنہگار نا امید نہو اسی راستہ مین حکیم محمد عمر صاحب نے سنایا کہ ایک دفعہ اسی سڑک پر حضرت اقدس مسیح موعود مرحوم و مغفور علیہ الصلوٰۃ والسلام رستہ مین سوار ہو کر اسٹیشن کو جا رہے تھے - جب کہ مین نے عرض کی کہ یا حضرت مین بہت ہی گنہگار ہوں - حضرت نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ سے نا امید نہ ہو - دیکھو - ان کھیتوں مین کیسی سوکھی اور دڑی ڈالی جاتی ہے اُسی کے اندر سے سبزہ اگتا ہے ایسا ہی گناہ کرتے ہوئے ایک وقت آتا ہے کہ خدا تعالیٰ نیکیوں کی توفیق دیدیتا ہے انسان کو چاہیئے کہ کوشش کرتا رہے مین نے عرض کی کہ اب اس سے بڑھ کر اور کیا کوشش ہوگی کہ خدا کا مسیح رتھ مین جا رہا ہے اور مین اسکی رتھ کے ساتھ پا پیادہ دوڑ رہا ہوں - اور دعا کیواسطے عرض کر رہا ہوں آپ نے تبسم کے ساتھ فرمایا - اچھا ہم دعا کرینگے -

بٹالہ مین شب باشی ہم اسٹیشن پر جب پہونچے - تو ریل چلی جا چکی تھی - ہم تین آدمیوں کے سوائے سب بخیریت ریل پر سوار ہو کر روانہ ہو چکے تھے ہم رات بٹالہ مین رہے اور وہ رات کیسی گذری - یہ اس خط سے ظاہر ہوتا ہے - جو کہ مین نے یہان سے حضرت صاحبزادہ محمود احمد صاحب کی خدمت مین لکھا ہے اور جسکی نقل

درج ذیل ہے:-

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی حضرت صاحبزادہ صاحب - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ -
جیساکہ آنمخدوم کو اللہ تعالیٰ کے فضل پر اُمید ہے ایسا ہی مجھے بھی امید ہے - کہ حضرۃ خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ رات لاہور رہ کر بخیریت ملتان کی گاڑی میں اسوقت سوار ہو چکے ہونگے - اس سے زیادہ کوئی خبر میں آپ کو نہیں دے سکتا - آپ تو امن میں ہیں کیونکہ دارالامان میں ہیں - اور حضرت خلیفۃ المہدی ہردم خداتعالیٰ کی تائید میں ہیں - پر کیا حال اس کا جو نہ اس ساحل کے امن میں اور نہ اس ساحل کی حفاظت میں - بلکہ شب تاریک اور زمین بطالت اور یار سے جدائی - خدا رحم کرے حافظ شیراز پر - کوئی ایسی ہی مصیبت اس پر وارد ہوئی ہوگی - جو اس نے کہا - ع

کجا دانند حالِ ما سبکساران ساحلہا

سو اس ساحل پر آپ ہیں اور اس ساحل پر مولوی محمد علی صاحب و دیگر احباب جو حضرت امیر کے ہمرکاب ہیں - خود حضرت تو سبکساران میں شامل نہیں - کیونکہ جس کے ذمے چار لاکھ کی جماعت کو سنبھالنا اور کروڑوں انسانوں کو ہدایت کی راہ پر لانے کی فکر کا بوجھ لگایا گیا ہو جو اس پر گذرتی ہے اس کو وہی خوب جانتا ہے - بہرحال آپ سے اُمید ہے کہ آپ دُعاؤں میں تو یاد رکھیں گے اور بحضور حضرت ام المومنین بادب تمام سلام عرض کر کے دُعا کی درخواست پہونچا دیں گے - حکیم محمد عمر صاحب میرے ساتھ ہیں اور بمبئی کے معزز مہمان بھی ہر دو رفیقانِ غمگسار کے ہمراہ انشاء اللہ آج دس بجے کی گاڑی میں سوار ہوں گے - اور اگر خدا کو منظور ہوا تو سیدھے ملتان جائیں گے -

والسلام — خادم محمد صادق عفی اللہ عنہ - بٹالہ

قادیان سے روانگی کے وقت مہتمان لنگرخانہ نے حضرت کا کھانا گاڑی میں ساتھ نہ رکھا تھا جسے میاں سراج الدین درزی دوڑ کر ہمارے اِکّے تک راستہ میں پہونچا گیا اللہ تعالیٰ اس کی ہمت میں برکت دے اور اُسے جزائے خیر دے چونکہ ہم پیچھے رہ گئے اسواسطے وہ کھانا تو ہمارے ہی کام آیا اور حضرت صاحب اور جماعت کے واسطے امرتسر کے دوست اسٹیشن پر کھانے لائے تھے - صبح کے وقت بٹالہ سے روانگی سے پہلے میاں عبدالرحمان پسر قاضی نعمت علی صاحب شہر سے ہمارے واسطے کھانا لائے اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے

(محررہ ۲۶ / جولائی سنہ ۱۹۱۰ء ملتان)

لاہور میں پہونچنا

۲۵ / کی صبح کو بٹالہ سے روانہ ہو کر ہم ایک بجے کے قریب لاہور میں پہونچے - اسٹیشن پر حکیم محمد حسین صاحب قریشی ملے جنہوں نے یہ خوشخبری سنائی - کہ حضرت صاحب تا حال لاہور میں ہیں اور اسوقت شیخ رحمت اللہ صاحب کے مکان پر کھانا کھانے کے واسطے گئے ہوئے ہیں چنانچہ ہم خواجہ کمال الدین صاحب کے مکان پر اسباب رکھ کر شیخ صاحب موصوف کی کوٹھی پر پہونچے اور حضرت امام کی زیارت سے مشرف ہوئے - حکیم محمد عمر صاحب کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا - کہ دیکھو آپ نے دعوے کیا تھا کہ ضرور پہونچ جائیں گے پھر کیا نتیجہ ہوا - حکیم صاحب نے عرض کی - پرانی عادتیں ہیں - کوشش کرتا رہوں کہ ایسے کلمات مونہہ سے نہ نکلیں - اور بہت رُکا رہتا ہوں - مگر پھر بھی کسیوقت کوئی لفظ نکل جاتا ہے اور خدا تعالیٰ کا شکر ہے - کہ تنبیہہ بھی ہو جاتی ہے *

دو عزیز دوستوں کے واسطے دعا

اس موقعہ پر میں اسجگہ کا ذکر بھی ضرور کرنا چاہتا ہوں کہ مخدومی شیخ رحمت اللہ صاحب اپنے تجارتی کاروبار کے واسطے اور اپنے ان بیوی بچوں کو دیکھنے کے لئے جو انگلستان میں رہتے ہیں ولایت جانیوالے ہیں غالباً آج (۲۶ / جولائے) کی ڈاک میں وہ لاہور سے بمبئی کو روانہ ہوئے ہونگے - تا کہ جہاز پر سوار ہو کر لنڈن کو جائیں - تنہا سفر خود ایک ابتلاء ہے اور ان کے واسطے بعض اور مشکلات بھی ہیں اللہ تعالےٰ اپنے فضل وکرم سے ان کا حافظ اور ناصر ہو بخیریت انہیں پہونچاوے اور ہر طرح کی کامیابی کے ساتھ بخیریت انہیں واپس لے آوے - آمین - میں احباب سے التجا کرتا ہوں کہ وہ اسوقت اس عزیز دوست کے واسطے اور ایک اور معزز دوست کے لئے جن کا نام لکھنے کی ضرورت نہیں اور جن کے پیچھے بعض دشمن حاسد لگے ہوئے ہیں کہ ان کی مدت دراز کی نیک نامی پر کچھ داغ لگائیں ہر دو کے واسطے دُعا کی جاوے خداتعالیٰ سمیع وعلیم ہے اس کے فضل پر بھروسہ ہے کہ وہ ہماری دعاؤں کو قبول فرماوے - آمین -

مومن کسی کا محتاج نہیں

شیخ صاحب موصوف کے مکان پر ہی نماز ظہر پڑھی گئی اور پھر حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی شیخ صاحب کی درخواست پر ان کی دوکان میں تشریف لیگئے اور سب کمروں میں اپنا قدم مبارک ڈالا جو کہ دوکان کے واسطے موجب افتخار و برکات ہوگا - انشاء اللہ تعالیٰ -

فرمایا - مومن کسیکا محتاج نہیں ہوتا -

فرمایا - حضرت سید احمد صاحب جب حج کے واسطے بیت اللہ کو جاتے ہوئے جہاز میں سوار تھے تو ایک دفعہ جہاز میں نہایت سخت طوفان آیا اور خوفناک تلاطم ہوا - شیخ عبدالقیوم صاحب اسوقت چھوٹے تھے اور آپکی گودی میں بیٹھے تھے - وہ ذکر کرتے ہیں کہ سید صاحب مرحوم نے اس طوفان شدید کے وقت ایک اونگھ کے بعد فرمایا "نہیں" - دریافت کیا گیا کہ کس بات پر آپ نے ایسا لفظ بولا - فرمانے لگے کہ سمندر اسوقت میرے سامنے آیا اور اس نے کہا کہ میں اسوقت سخت تلاطم میں ہوں اور یہ طوفان نہایت ہی خوفناک ہو - اگر آپ کچھ حکم کریں تو میں بجا لاؤں - میں نے اُسے جواب دیا - کہ مجھے تمہاری طرف کوئی حاجت نہیں - تھوڑی دیر کے بعد آپنے پھر فرمایا - الحمد للہ - دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ سمندر پھر آپکے سامنے آیا - اور اس نے خبر دی کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ سید صاحب کے کسی رفیق کی قبر تجھ میں نہیں ہے اور اس رُعب میں میں دب گیا ہوں - چنانچہ اُسیوقت طوفان تھمنا شروع ہو گیا اور تھوڑی دیر میں بالکل امن ہو گیا - نادان لوگ ان باتوں پر ہنسی کرتے ہیں - مگر یہ واقعات ہیں ؎

فلسفی کو منکر حنانہ است ✦ از حواس انبیاء بیگانہ است

مولوی ثناء اللہ صاحب کی شرط کیونکر پوری ہو

ہمارے مکرم دوست بابو فرزند علی صاحب اللہ تعالیٰ ان کی دینی کوششوں میں برکات نازل فرمائے کسی تقریب سے کچھ رخصت لے کر لاہور میں آئے ہوئے تھے حالانکہ انہیں معلوم نہ تھا کہ حضرت صاحب تشریف لانیوالے ہیں حسن اتفاق سے انہوں نے اس پاک صحبت سے بھی فائدہ اُٹھایا انہوں نے ذکر کیا کہ خواجہ صاحب کے ساتھ ایک ہی اسٹیج پر تقریریں کرنے کی جو تجویز مولوی ثناء اللہ صاحب نے تحریر فرمائی ہے اسمیں جو شرط مولویصاحب نے یہ لگائی ہے - کہ سامعین ہر دو تقریروں میں وہی ہوں یہ شرط کبھی پوری نہیں ہو سکتی - میں نے دو دفعہ مولوی ثناء اللہ صاحب کا لکچر سنا ہے ایک تو انجمن حمایت اسلام لاہور میں - ایک دفعہ جب مولویصاحب نے وعظ شروع کیا - تو فوراً لوگ اُٹھنے شروع ہو گئے - انجمن کے کارکنوں کو کہا گیا کہ لوگوں کو بٹھانے کا

انتظام کرو۔ انہوں نے کہا ہم کیا کرسکتے ہیں ہمارا کام یہ تھا کہ ہم مولویصاحب کو اسٹیج پر کھڑا کردیں اب لوگوں کو بٹھانا مشکل ہے۔ ہم کس کس کو مجبور کرسکتے ہیں ایسا ہی ایک مباحثہ میں مولوی ثناء اللہ کا حال ہوا۔ جہاں وہ کھڑے ہوتے لوگوں نے بھاگنا شروع کیا۔

مسیح کس طرح آسمان پر گیا

جب مولویوں کا ذکر آیا ہے تو میں ایک اور مولوی کا بھی کچھ حال بیان کرتا ہوں جس نے بتقریب مباحثہ کہارا میں مثنوی کے چند اشعار پڑھ دیئے۔ جنمیں سے ایک میں لفظ جت کا آتا تھا اس کا ترجمہ کیا کہ "مسیح بھڑک کر آسمان پر چلا گیا۔ پھر کہا کہ مسیح ٹپ کر آسمان پر چلا گیا۔ پھر کہا فخر الدین رازی وہ امام ہے۔ جسکی تعریف میں مولانا روم فرماتے ہیں ؎

گر باستدلال کار دیں بُدے ٭ فخر رازی۔ رازدین بُدے

صدقہ و دعا سے علاج

بعد نماز ظہر حضرت صاحب شیخ صاحب کے مکان سے خواجہ صاحب کے مکان پر تشریف لائے۔ اور نماز عصر وہیں پڑی۔ میاں فضل کریم صاحب سیالکوٹی اور بھائی عبد العزیز مغل نے درثمین کی چند نظمیں خوش الحانی سے حضرت کے حضور میں پڑہیں اور چند نفر بیعت میں داخل ہوئے۔ اُسوقت ایک شخص نے عرض کی کہ میری اولاد کچھ پاگل ہے اور کچھ نالائق ہے۔ فرمایا کچھ خیرات کرو اور دُعا کرو اور استغفار کرتے رہا کرو اور ہرگز نہ تھکو۔ اللہ تعالیٰ سے ناامید نہ ہو۔ خدا اپنے فضل سے سب کام ٹھیک کردیگا۔

فرمایا۔ ہمت ہارنا اور ناامید ہونا تو کفر ہے۔ مومن کا کام نہیں کہ کبھی ناامید ہو جاوے بلکہ کوشش کرتا جائے اور خدا تعالیٰ پر بھروسہ رکھے۔

اہل لاہور کو نصیحت

لاہور میں جن لوگوں نے بیعت کی ان سب کو یہ نصیحت فرمائی۔ کہ غفلت کی صحبت سے بچتے رہو۔ اور اگر کوئی مجبوری پیش آوے تو استغفار بہت کرتے رہو۔ غالباً اِسواسطے فرمایا کہ بڑے شہروں میں غفلت کے سامان بہت مُہیّا ہوجاتے ہیں۔

ایک شیعہ کا خط اور اس کا جواب

لاہور میں کوئی ایرانی شیعہ مولوی واعظ آئے ہوئے ہیں۔ ایک شیعہ نے برادرم ملک غلام محمد صاحب احمدی کو کہا کہ ہمارے ایرانی مولوی صاحب قادیان جائیں۔ اگر تمہارے خلیفہ صاحب ان کے ساتھ بات کرنا چاہیں۔ ملک صاحب نے حضرت کی خدمت میں یہ بات پیش کی اور حضرت نے اجازت دی۔ جس پر اس نے پھر ایک خط لکھا۔ جو کہ ملک صاحب نے حضرت خلیفہ صاحب کی خدمت میں لاہور میں پیش کیا۔ حضرت صاحب نے اسی وقت اس کا جواب لکھ دیا چنانچہ وہ خط اور جواب ہر دو درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

شیعہ صاحب کا خط

جناب مرزا غلام احمد صاحب کا ابتدائی دعوے محدثیت اور پھر مجددیت اور بعد ازاں مثیل مسیح اور آخر الامر مسیح ابن مریم اور مہدویت و نبوت کا تھا جو ان کے رسالجات وغیرہ اشتہارات سے پایا جاتا ہے۔ جناب مولوی نور الدین صاحب اس کے معتقد ہیں اور اسی بناء پر آپ قائم مقام اور خلیفۃ المسیح ہیں۔ و نیز اس امر کا بھی اظہار فرماویں۔ کہ یہ خلافت منصوصی ہے۔ تو کس کی طرف سے۔ بعد تصفیہ مابہ النزاع صدر مقام لاہور میں واسطے مناظرہ تقریری عام جلسہ میں جسمیں علمائے ہر فرقہ شامل ہوں اور حکم مقرر ہوں۔ ایک تاریخ مقرر کی جاوے۔ جس کا انتظام سرکاری بھی ہونا چاہیئے۔ اور اگر جناب مولوی صاحب چاہیں تو دہلی میں بھی ایسا جلسہ قائم ہوسکتا ہے۔ احقر فیض علی شاہ

جواب از جانب حضرت خلیفۃ المسیح و المہدی

ہم کو تحقیق ہمیشہ مدنظر ہے اور اب میری عمر ستر سے متجاوز ہے بہرحال مرنا قریب ہے اگر ہمیں کوئی حق کی راہ مل جائے تو ہم غلطی پر ہٹ نہ کریں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ مگر حکم کس مذہب کا ہوگا اور اس پر کس طرح اعتماد ہوگا۔ نور الدین

لاہور سے روانگی

۵ ءر کی شام کو ملتان جانے کے واسطے لاہور سے روانہ ہوئے۔ اسٹیشن پر لاہور کے دوستوں کی ایک بڑی جماعت مشایعت کے واسطے حاضر تھی۔ شام کا کھانا میاں چراغ الدین صاحب کی طرف سے اسٹیشن پر پہونچایا گیا اور اُن کے فرزند عزیز حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسیٰ حضور کے ہمرکاب ملتان آئے دوسری گاڑی میں میاں معراج الدین صاحب عمر اور مرزا عبد الغنی صاحب بھی حضرت خلیفۃ المہدی کی صحبت سے فیضیاب ہونے کے لئے ملتان پہونچ گئے۔ صبح پانچ کے قریب گاڑی اسٹیشن ملتان پر پہونچی۔ بہت سے دوست استقبال کے واسطے اسٹیشن پر موجود تھے۔ محلہ شاہ یوسف گردیزی میں مخدوم سید محمد شاہ صاحب گردیزی کا ایک مکان ہمارے قیام کے واسطے تجویز ہوچکا تھا۔ (باقی آئندہ انشاء اللہ العزیز)

٭

ارکانِ ستّہ

کے عنوان سے نور افشاں میں ایک مضمون شائع ہورہا ہے۔ جسے ہم نے کبھی قابل توجہ نہیں سمجھا۔ کیونکہ جس قوم کی عقل و دانشمندی کا یہ حال ہو۔ کہ وہ ایک انسان کے بچے کو خدا قرار دیتی ہو اور جسکی دماغی قابلیت کا ثبوت تثلیث کے معنے (تین میں ایک اور ایک میں تین) سے ملتا ہو اور جو بائبل الیسی ضخیم کتاب کو منجانب اللہ جزو ایمان قرار دے کر پھر اس کی شریعت کو لعنت بھی کہتی ہو۔ اور جس کی خود غرضی یہاں تک بڑھ گئی ہو۔ کہ وہ اپنے نجات دہندہ کو تین دن دوزخ میں پہنچاتی ہو۔ اور جو اس کے خون کو ہرایت وار پڑے مزے سے پیتی ہو۔ وہ جو کچھ کسی مذہبی امر میں لکھے گی وہ اُسی قدر قابل توجہ ہوگا جسقدر خدا کے مقدس بے مثل بیٹے کا بڑے جاہ و جلال کے ساتھ ایک گدھی کے بچہ پر سوار ہوکر آنا۔

لیکن تاہم ایک غلط فہمی جو اس مضمون نویس نے ڈالنی چاہی ہے اس کا ازالہ کرتا ہوں وہ لکھتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غیب کے علم سے بالکل محروم رکھا گیا۔ حالانکہ قرآن مجید میں ہے۔ فلا یظہر علی غیبہ احدًا الا من ارتضٰی بہ من رسول (۲) ذلک من انباء الغیب نوحیہا الیک جس سے ظاہر ہے۔ کہ جس قدر غیب ضروری تھا وہ اللہ تعالیٰ نے آپکو بتایا۔ ہاں یسوع مسیح بھی فرماتے ہیں کہ اس گھڑی کو سوائے باپ کے کوئی نہیں جانتا۔ جتنا باپ نے یسوع کو بتلایا اس کو خبر تھی باقی کوئی غیب اس پر ظاہر نہ تھا۔

پھر لکھتا ہے کہ آپ "معصوم نہ تھے"۔ حالانکہ "واللہ یعصمک من الناس" صرف آپ ہی کی ذات ستودہ صفات کے لئے نازل ہوا۔ یہ لفظ تو مسیح کے لئے بھی سارے قرآن میں نہیں۔ اور کیونکر اس شخص کے لئے ہوتا۔ جو یہودیوں کے ہاتھ سے کانٹوں کا تاج پہنایا جاکر صلیب پر چڑہایا گیا اور خود اپنی اندرونی کمزوریوں سے آگاہ ہونے کے سبب گوارا نہیں کرسکتا کہ صرف نیک بھی کہلائے۔

پھر لکھتا ہے کہ معجزے سے محروم۔ اعجاز دیکھئے کہ جو آیۃ پیش کی ہے اُسی میں

ایک عظیم الشان معجزہ کا ذکر ہے۔ وہ آیت یہ ہے۔ وقالوا لولا انزل علیہ اٰیۃ من ربہ قل انما الاٰیات عند اللہ و انما انا نذیر مبین۔ دیکھو سوال کے جواب میں کہا گیا ہے کہ بہت سی آیات (معجزے) اللہ کے پاس ہیں اور وہ انہیں اپنے وقت پر نازل کریگا۔ چنانچہ میں ڈرانے والا ہوں۔ ظاہر یعنی تم پر ایک عذاب آنے والا ہے جس سے تم تباہ ہو جاؤ گے۔ چنانچہ تمام بت پرست تباہ و ہلاک ہوئے اور ان کے بت توڑے گئے باقی وہی بچے جو مسلمان ہو گئے۔

پھر لکھا ہے کہ محض بشر تھا"۔ تو انسانوں کی عملی زندگی کا نمونہ اور کیا خدا ہوتا؟ انما انا بشر مثلکم۔ جو تم نے حوالہ دیا ہے اسی کے ساتھ "یوحیٰ الیّ" ہے۔ جو دوسرے بشروں میں ممتاز کرتا ہے مگر بشر کے واسطے نمونہ بشر ہی چاہیئے تھا۔

احمدی قوم کے بچوں سے ایک ضروری درخواست

۱۵۔ شعبان قریب ہے۔ بدقسمتی سے بجائے عبادت یا روزہ کے اس رات کو آتشبازی چھوڑی جاتی ہے۔ جس میں فضول خرچی اسراف (مال کا خطاری میں خرچ کرنا) تو ہے ہی۔ مگر اس کے علاوہ خطرۂ جان بھی ہے۔ چنانچہ کئی بچوں کے ہاتھ پاؤں جل جاتے ہیں بعض کی آنکھوں کو صدمہ پہونچتا ہے بعض تو جان ہی سے جاتے ہیں اس لئے میری آرزو ہے۔ کہ ہمارے احمدی بچے اس قسم کی بدعت آمیز خطرناک کارروائی سے باز رہیں اور دوسرے بچوں کے لئے نمونہ بنیں بلکہ اپنے دوستوں کو بھی منع کریں۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ قوم کے سعادتمند بچے میری اس درخواست کو منظور کر لیں گے۔ بلکہ میں ان کی اطاعت کے بھروسہ پر کہتا ہوں کہ وہ جس قدر رقم اس آتشبازی وغیرہ پر ضائع کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں۔ وہ یہاں دارالامان کے مسکین و یتیم بچوں کو بدر کی معرفت بھجوا دیں اللہ تعالیٰ ان کو بہت بہت اجر دے گا۔ حاجتمند اور پاکیزہ دل ان کے لئے دعا کریں گے اور وہ خدا کے ان کی گنا خوشی کا سامان لیں گے۔ ایسے تمام بچوں کے نام جو خود بھی آتشبازی سے رکے رہیں اور اپنے بعض دوستوں کے روکنے میں کامیاب ہوں اور اپنی عیدی کی رقم بذریعہ ٹکٹ بدر میں مساکین و یتامیٰ کے لئے بھیجدیں۔ اخبار میں شکریہ کے ساتھ شائع کئے جائیں گے۔ میں تاکید کرتا ہوں۔ کہ ہر ایک احمدی باپ اپنے کمسن بچوں کو یہ مضمون سنا دے اور سمجھا دے۔ جزاکم اللہ۔

مصدقہ و مجوزہ حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام۔

رسید زر

۶ر جولائی سنہ ۱۹۱۰ء

- ۳۰۱۔ غلام نبی صاحب للعہ
- ۱۱۳۱۔ خواجہ جمال الدین صاحب للعہ
- ۹۹۹۔ قاضی عبد المجید صاحب للعہ

۷ر جولائی سنہ ۱۹۱۰ء

- ۱۰۹۳۔ فضل احمد صاحب عہ
- ۱۳۴۴۔ ہدایت اللہ صاحب عہ
- ۱۲۷۹۔ نبی بخش صاحب عہ
- ۲۲۰۶۔ غلام قادر صاحب عہ
- ۲۱۵۔ خادم علی صاحب للعہ
- ۶۱۶۔ ولی محمد صاحب للعہ
- ۲۲۱۲۔ محمد دین صاحب عہ
- ۲۵۱۴۔ عبد القدوس صاحب ؎
- ۲۳۱۵۔ نعمت اللہ صاحب للعہ
- ۱۴۲۱۔ فضل احمد صاحب عہ
- ۱۷۷۶۔ عزیز الدین صاحب عہ
- ۲۵۱۲۔ غلام محی الدین صاحب ؎
- ۲۱۶۸۔ عبد اللہ صاحب للعہ
- ۱۶۔ محمد بخش صاحب عہ
- ۳۲۷۔ نیاز بیگ صاحب للعہ
- ۱۱۰۱۔ کریم بخش صاحب للعہ

۸ر جولائی سنہ ۱۹۱۰ء

- ۲۳۸۔ محمد اسمٰعیل صاحب عہ
- ۲۱۰۷۔ محمد دین صاحب للعہ
- ۳۹۔ حبیب الرحمان صاحب للعہ
- ۲۲۹۰۔ عبد الرحیم صاحب للعہ
- ۱۰۲۲۔ فضل الدین صاحب للعہ
- ۱۳۱۸۔ عبد الحکیم صاحب للعہ
- ۳۲۳۔ صادق حسین صاحب للعہ
- ۲۱۶۴۔ غلام حیدر صاحب عہ
- ۶۴۰۔ منگل خان صاحب ؎
- ۲۵۴۹۔ نبی بخش صاحب للعہ
- ۲۲۷۵۔ عبد الرحمان صاحب للعہ
- ۹۹۱۔ نتھو خان برائے ابراہیم صاحب للعہ
- ۱۷۲۔ گلاب خان صاحب عہ
- ۲۲۹۸۔ حکم دین صاحب للعہ
- ۱۲۸۲۔ بابو عطاء اللہ صاحب عہ

۹ر جولائی سنہ ۱۹۱۰ء

- ۷۴۵۔ فضل کریم صاحب للعہ
- ۲۳۵۷۔ عنایت اللہ صاحب للعہ

صدائے اقبال ۳/۸

تجارت کا راز

اے صاحبان آپ پر روشن ہو کہ کمترین نے ایک اشتہار اخبار بدر میں بعنوان "تجارت کا راز" دیا تھا فیس للعہ مقرر تھی اب اکثر صاحب کے ارشاد کے بموجب فیس ۲ر کر دی ہے۔ تاکہ غریب سے غریب بھائی بھی مستفید ہو سکیں شرائط حسب ذیل ہیں۔ (۱) صابن امرتسری قسم اعلیٰ بدوں امداد آگ بھی و چونہ صرف ۱۵ منٹ میں تیار کرنے کی ترکیب عام فہم اردو میں بذریعہ وی پی مبلغ ۲ر روانہ ہوگی (۲) پتہ صاف جواب کے لئے جوابی کارڈ ورنہ جواب سے جواب (۳) اگر میری روانہ کردہ ترکیب سے صابن امرتسری قسم اعلیٰ طیار نہ ہو تو حلفیہ اقرار پر فیس واپس دیجاویگی (۴) درخواست کنندہ کو حلفیہ اقرار کہ بدوں اجازت میجر یہ ترکیب کسی کو نہ بتائی جاویگی روانہ کرنا ضروری ہوگا۔

المشتہر۔ غلام محی الدین اقبال۔ احمدی۔ موضع جھنڈوالی سب آفس (کھوڑ بانوالہ تحصیل و ضلع لائل پور)

رسید زر

- ۸۰۱ غلام رسول صاحب ۲ر — ۱۱۸۲ اخوند رمضان صاحب ؎
- ۵۵۲ میر اکبر صاحب ۲ر — ۲۱۷۷/۱۰۹۱ چوہدری پیر اندتہ صاحب ۳عہ
- ۲۴۶ خدا بخش صاحب ۲ر — ۷۵۵ محمد منظور الٰہی صاحب ۲ر
- ۵۴۷ امام الدین صاحب ۲ر — ۹۱۱ حامد حسین صاحب للعہ
- ۲۳۸ قاسم علی صاحب ۲ر — ۱۹۱۳ امیر اسد خاں صاحب للعہ
- ۱۹ محمد حسین لائل پور للعہ — ۲۵۳۴ ناصر علی صاحب للعہ
- ۳۱۴ عنایت علی خانصاحب للعہ — ۲۲۴۹ میران بخش صاحب ۲ر
- ۲۰۷۷ طالب علی خانصاحب ۲ر — ۱۵۶۶ محمد شاہ نواز صاحب للعہ
- ۲۳۶۰ محمد نور صاحب للعہ — ۵۶۱ محمد ایوب خاں صاحب للعہ
- ۲۷۴ امام الدین صاحب ۲ر — ۲۵۰۹ فضل الٰہی صاحب ؎
- ۱۴۶۷ حاجی احمد صاحب ؎ — ۷۹۵ محمد ابراہیم صاحب ۲ر
- ۵۷۹ چاند خاں صاحب ؎ — ۲۲۴۸ ولی داد خاں صاحب ۲ر
- ۲۳۷۳ محمد علی صاحب ۲ر — ۲۲۰۲ حکیم احسان الٰہی صاحب ؎
- ۲۲۴ منصب علی خاں صاحب للعہ — ۱۷۸۴ اللہ دتا صاحب ۲ر
- ۱۰۷۹ محمد اشرف صاحب ۲ر — ۲۳۵۲ محمد شریف صاحب عہ
- ۱۲۹ نور بخش صاحب ۲ر — ۲۰۲۵ غلام قادر صاحب عصر

۱۱ جولائی سنہ ۱۹۱۰ء

- ۱۹۴۰ راجن شاہ صاحب ۲ر
- ۱۰۹۷ ملک غلام احمد صاحب للعہ — ۱۴۳۵ مولوی کرم الٰہی صاحب ۲ر
- ۲۲۴ محمد شفیع صاحب للعہ — ۲۳۵۸ خوشی محمد صاحب ۲ر